(تَرْبِيَةُ الأَبْنَاءِ بِالْقُدْوَةِ)

اولاد کی عملی تربیت

اللہ تعالی کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے ہمیں اولاد جیسی نعمت سے نوازااور انہیں دنیاوی زندگی کی زینت بنایا۔ ارشاد باری تعالی ہے: [الْمَالُ وَالْبَنُونَ زِينَةُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا]سورة الكهف:46. "مال واولاد تو دنیا کی ہی زینت ہے۔"

ہمارے لیئے ہماری اولاد اللہ کے طرف سے ایک عطیہ ہے اور وہ ایک امانت ہے جس کی حفاظت کا اللہ نے ہمیں حکم دیا اور اس کی تربیت کی ذمہ داری اور اسکا خیال رکھناہم پر ضروری قراردیا۔ تو جس شخص نے اچھے اخلاق اور اچھی عادتوں کے ذریعے انکی تربیت کی تاکہ وہ خود بھی نیک ہو جائیں اور غیروں کے لیئے اور اپنےمعاشرے اور وطن کے لیئے بھی مفید ہو جائیں۔

بیشک وہ ان کی تربیت اور ان کے ساتھ اہتمام کے وجہ سے اپنی صحت اور اپنے مرض، اپنی جوانی اور بڑہاپے میں فائدہ اٹھائیں گے اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی وجہ سے اپنی موت کے بعد ان کی دعاؤں سے فائدہ اٹھائیں گے۔ ارشاد نبوی ρ ہے: «إِذَا مَاتَ الإِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهُ إِلاَّ مِنْ ثَلاَثَةٍ: إِلاَّ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ، أَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهِ، أَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُو لَهُ» رواه مسلم.

"جب انسان مر جاتا ہے تو ان کے عمل کا سلسلہ بند ہو جاتا ہے، ہاں مگر تین چیزیں ہیں: صدقہ جاریہ، ایسا علم جس سے لوگ نفع اٹھاتے ہوں، یا ایسی اولاد جو نیک ہوں انکے حق میں دعا کریں۔"

بیشک زیادہ بہتر اور حق بات تو یہی ہے کہ ہم اپنی اولاد کی تربیت کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑنا اور آپ ρ کی محبت اور آپ کی اتباع سے کریں ، اور ان کے لئے صحیح دین کی تعلیم کو واضح کریں جو انہیں اعتدال کے طرف لائے، اور انہیں فرقہ بندی اور اختلافات سے دور کرے ۔ اور انہیں بھلے کاموں سے زمین کو آباد کرنے، اور کائنات کے ہر ایک کے حقوق کے احترام کرنے کی دعوت دے۔ یہ اچھائیاں اسی وقت حاصل ہو سکتی ہیں جب نیک صالح شخصیات کے عادات واطوار کو اختیار کرکے جو ہمارا منہج

ہے۔ اور ہمیں یہ معلوم ہونا چاہئے کہ ہمارا اچھا طور طریقہ ہماری اولاد پر خود بخود اثر انداز ہوتا ہے، وارد ہوا ہے کہ عمرو بن عتبہ نے اپنے لڑکے کے استاذ سے کہا: "بہتر تو یہی ہے کہ آپ کی اپنی اصلاح میرے لڑکے کی اصلاح سے پہلے ضروری ہے چونکہ ان کی نگاہیں آپ کی نگاہ پر ٹکی ہوئی ہیں، ان کے نزدیک وہی بہتر ہے جو آپ کرتے ہیں اور وہ انہی چیزوں کو برا سمجھیں گے جنہیں آپ چھوڑ دیں۔"

بے شک بہترین تربیت میں سے یہ ہے کہ والد ان خطرناک اور بری عادتوں کے بارے میں جو راستوں، بازاروں اور مدارس یا بعض جدید وسائل واعلام کے ذریعہ پیش آتے ہیں جن کی وجہ سے وہ اللہ کی نافرمانی میں مبتلا ہو جاتے ہیں اور لوگوں کی عزتیں انکے مال وجان پر ظلم وزیادتی کا سبب بنتے ہیں ان سے آگاہ کریں۔ اور یہ چیزیں ماں باپ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ حکمت ودانائی کے ساتھ انکے دوستوں سے متعلق معلومات حاصل کریں چونکہ صحبت کا اثر بہت زیادہ اس کے کردار پر پڑتا ہے۔ اور انکے مشکلات کا حل پیار اور نرمی سے کیا جائے اور اس سلسلے میں ماہرین سے اور ان اداروں سے رابطہ قائم کیا جائے جو انہی کاموں کیلئے قائم ہوئے ہیں۔